بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ازالفضل بیداللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۱۴ شوال ۱۴۰۰ھ ۲۶ ظہور ۱۳۵۹ ہش ۲۶ اگست ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سویڈن کے شہر گوٹن برگ کی
مسجد ناصر میں عید الفطر کی کامیاب تقریب
یوگوسلاویہ۔ تیونس۔ ناروے۔ سویڈن۔ تھائی لینڈ۔ بھارت اور پاکستانی مسلمانوں کی شرکت
عالم اسلام کے اتحاد استحکام اور کامیابیوں کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔

سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں جماعت احمدیہ کی مسجد ناصر میں عید الفطر کی نماز کے موقعہ پر بڑی تعداد میں احمدیوں اور دیگر احباب نے نماز ادا کی۔ مقامی سویڈش احمدیوں کے علاوہ ناروے، یوگوسلاویہ، تیونس، تھائی لینڈ، بھارت اور پاکستان کے احمدی اور دیگر احباب کثرت سے شامل ہوئے۔ ان میں ایک بڑی تعداد یوگوسلاوین احمدیوں کی تھی۔ تھائی لینڈ کے پانچ مسلمان احباب قریباً سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے نماز عید ادا کرنے گوٹن برگ آئے۔ نماز عید ۱۲ اگست کو ۹ بجے صبح ادا کی گئی۔ مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب مبلغ انچارج سویڈن نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔ مسجد کا سارا حصہ احباب اور مستورات سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ عید کا اجتماع محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔

عید کے موقع پر احباب کرام کی خوشی ومسرت کا خصوصی سبب وہ پیغام تھا جو کہ لندن سے ارسال فرمایا گیا تھا۔ عید مبارک سے اس پیغام میں ارشاد فرمایا:۔

"السلام علیکم
آپ کو اور تمام جماعت کو
عید مبارک خدا تعالیٰ آپ سب
کو حقیقی خوشی ومسرت نصیب کرے اور اپنی بے پایاں رحمت وفضل سے برکت بخشے"...

اس کے علاوہ قائمقام وکیل التبشیر کی طرف سے بھی عید مبارک کا خط ملا۔

مکرم حامد کریم محمود صاحب نائب امام مسجد گوٹن برگ نے رپورٹ بھجواتے ہوئے لکھا ہے کہ عید الفطر کا یہ اجتماع کئی مسلمان ملکوں کا ایک اجتماع تھا۔ جس میں مختلف ممالک اور مختلف مکاتب فکر کے مسلمانوں کو ایک جگہ اکٹھا خدائے واحد کی عبادت کرتے دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز تھے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو امة واحدة قرار دے کر رنگ ونسل کے سب امتیازات کو ختم کر کے

(باقی دیکھیں صفحہ ۲ پر)

ایک احمدی کو برطانیہ میں جسٹس آف پیس مقرر کر دیا گیا

میرے لڑکے عزیزم شریف احمد صاحب ایم۔ اے کو حکومت انگلستان نے J.P یعنی جسٹس آف پیس کے عہدہ پر مقرر کیا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ عزیز موصوف نے اس عہدہ کے لئے درخواست دے رکھی تھی۔ اس پر اس کا تین ججوں نے فرداً فرداً انٹرویو لیا۔ اور ہر ایک نے متعدد سوالات کئے۔ خدا کے فضل سے انٹرویو بہت اچھا ہوا۔ اس پر لارڈ چانسلر نے میرے لڑکے عزیزم شریف کو مڈل سیکس میں جسٹس آف پیس مقرر کیا ہے۔ انگلینڈ میں یہ پہلا احمدی ہے جس کو حکومت انگلستان کی طرف سے یہ اعزاز ملا ہے۔ اس ملک میں ابھی تک کوئی اکا دکا پاکستانی ہی ہوگا جس کو J.P کا عہدہ ملا ہوگا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ وہ میرے لڑکے کو عدالتی فرائض احسن طور پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اسلامی انصاف کے نمونہ کی توفیق عطا فرمائے

(خواجہ عنایت اللہ راولپنڈی)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۵ ظہور/اگست۔ آج کل دورہ مغربی افریقہ جاری ہے۔ نائیجیریا کا دورہ اب انشاء اللہ قریب الاختتام ہے۔ آج کل قیام نائیجیریا میں ہے۔ لیگوس سے آمدہ ۱۹ اگست کی پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب کی کیبل گرام بنام امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے مطابق

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب کرام ارض بلال کے اس دورے کے دوران خصوصی توجہ اور التزام کے ساتھ عاجزانہ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ جو احباب تہجد میں اٹھ سکتے ہوں وہ آخر شب کی خصوصی دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اس دورے کو اپنی معجزانہ تاثیرات کے ساتھ تاریخی کامیابیوں سے نوازے۔ آمین

○ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت عام طور پر قدرے بہتر ہے۔ لیکن بلڈ پریشر میں اضافہ ہے۔

احباب کرام حضرت بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے پرخلوص عاجزانہ دعائیں جاری رکھیں۔

○ مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کی والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ اب ان پر دمہ کا شدید دورہ پڑا ہے۔ نیز خاکسار کی اہلیہ بھی عموماً بیمار رہتی ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالرحمٰن صابر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

○ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر بیت المال کو ان کی شادی کے ۱۴ سال بعد اولاد سے نوازا ہے اور ۱۰ اگست ۱۹۸۰ء کو ایک بچی عطا فرمائی ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ نومولودہ کا نام طاہرہ مریم رکھا گیا ہے۔ بچی مکرم چوہدری عبد المجید صاحب آف لودھی ننگل کی پوتی اور مکرم کیپٹن چوہدری بدرالدین صاحب دارالبرکات ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک صالحہ، خادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

○ میرے لڑکے عزیزم جمیل احمد طارق آف سیرالیون کا نکاح ۲۲ اگست بروز جمعہ بعد نماز عصر مسجد ناصر میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے ہمراہ عزیزہ نصرت تنویر صاحبہ ایم اے بنت مکرم شیخ محمد ذاکر صاحب مرحوم بیس ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ ولایت کے فرائض ان کے بڑے بھائی مکرم شیخ عبد الحق صاحب پروپرائٹر علی اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر نے ادا کئے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ تعلق دونوں خاندانوں کے لئے برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین۔ احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل

روزنامہ
الفضل ربوہ
۱۴ شوال ۱۴۰۰ھ
۲۶ ظہور ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انبیاء کا اتفاق

جس اللہ نے یہ دُنیا بنائی ہے اسی قادر مطلق نے اس دُنیا کی تخلیق کے ساتھ ساتھ ایسے قوانین بھی بنا دیئے ہیں جو کہ ازلی ابدی ہیں اور یہ قوانین دقواعد اسی طرح ازل سے جاری و ساری ہیں جس طرح سے یہ زندگی اور حیات کا یہ لامتناہی سفر جاری ہے۔

دُنیا میں زندہ رہنے کے لئے ہاتھ پیر ہلانے پڑتے ہیں۔ محنت دکوشش کر کے روزگار مہیا کیا جاتا ہے تکلیف اور دُکھ اُٹھا کر دنیا کی راحت و آرام ملتی ہے۔ سارا دن دفاتر میں کاروبار میں اپنے کام کاج کے لئے مارے مارے پھرو تو مہینہ کے بعد یا کسی معینہ عرصہ کے بعد اس کا بدلہ ملتا ہے اور انسان اپنے گھر والوں کے لئے بیوی بچوں کے لئے اور اپنے لئے آرام و آسائش کی چند چیزیں خرید تا ہے۔ اور یوں تکلیف اُٹھا کر محنت کا دُکھ جھیل کے راحت و آرام ملتا ہے۔

یہی نظام روحانی دُنیا میں بھی جاری ہے۔ آج کے دَور میں روحانی مدارج و مراحل حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے حکم و عدل کا ارشاد اس بارے میں رہنمائی دیتا ہے۔ فرمایا:۔

"روحانی فائدہ بھی انہی کو پہنچتا ہے جو آپ کوشش کرتے ہیں"

"دین بھی تو مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ چاہتا تو ایسا نہ کرتا مگر اس نے دُنیا کے لئے بھی یہی قانون رکھا ہے کہ محنت سے سب کچھ ہوتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کا فضل بھی ہو اور محنت بھی ہو تو انسان منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔ دنیا کے کاموں کے لئے انسان کیسے کیسے دُکھ اُٹھاتا اور کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کرتا ہے اور تب جا کر کچھ حاصل ہوتا ہے۔ تو کیا دین کے لئے کچھ بھی محنت اور سعی نہیں کرنی چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد نہم ص۲۲۳)

ان مشکلات کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں۔ عبادات اور راہ حق میں چلنے کیلئے اپنے نفس کو مارنا بھی انہی مشکلات کا ایک حصہ ہے۔ مگر بہت سی مشکلات ایسی ہیں جن کے لئے نبیوں کی جماعتوں کا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ یہ مشکلات اپنوں اور غیروں کی طرف سے پیدا کی جاتی ہیں۔ رستے روکے جاتے ہیں۔ دھمکیاں دی جاتی ہیں اور طرح طرح کی تکالیف دی جاتی ہیں۔ نوحؑ کے ساتھ یہی ہوا۔ ابراہیمؑ کے ساتھ یہی ہوا موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے ساتھ یہی ہوا۔ چنانچہ تجربہ ہے سب انبیاء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ مشکلات ترقی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ دور حاضر کے حکم و عدل کا ارشاد ہے:۔

"امتحان اور آزمائش کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ سب انبیاءؑ کا اس پر اتفاق ہے کہ ترقی مدارج کیلئے آزمائش ضروری ہے اور جب تک کوئی شخص آزمائش اور امتحان کی منازل طے نہیں کرتا دیندار نہیں بن سکتا۔

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ دکھ کے بعد ہی ہمیشہ راحت ہوا کرتی ہے۔ یاد رکھو جو شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں دُکھ اور مصیبت برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں وہ کاٹا جاویگا۔ ترقی ہمیشہ مصائب اور تکالیف کے بعد ہوتی ہے اور ایمانی حالت کا پتہ اسی وقت لگتا ہے جب تکالیف اور مصائب آویں۔

روحانی فوائد حاصل کرنے کے لئے پہلے اپنے آپ کو دُکھ اور تکالیف اُٹھانے کے لئے تیار کر لینا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد نہم ص۴۴۳)

بس ایک چاند ہے

کوئی تو شخص مری خلوتوں کا ساتھی ہو
مرے گداز مری رقتوں کا ساتھی ہو

نگارِ حُسن کی اِک اِک ادا کو پہچانے
نمازِ عشق کی سب رکعتوں کا ساتھی ہو

درِ کرم ہو اگر وا تو وہ دعا مانگے
اگر نہ وا ہو تو محنت کشوں کا ساتھی ہو

خُدا کی حمد کرے دل سے بھی زباں سے بھی
ادائے شکر کی سب صورتوں کا ساتھی ہو

وہ کائنات کو دیکھے مِری نگاہوں سے
مرے سکوت مری حیرتوں کا ساتھی ہو

رکے نہ جادۂ ہستی میں ایک پل کے لئے
نسیمِ صبح کی صورت گلوں کا ساتھی ہو

میں جس گھڑی بھی پکاروں وہ خُم بدوش آئے
میں پی چکوں تو مری لغزشوں کا ساتھی ہو

بس ایک چاند ہے شب کو جو آنکلتا ہے
ہے اور کون جو تنہائیوں کا ساتھی ہو

یہ رات دن میں مبشّر بدل تو سکتی ہے
اگر وہ لطف سے ہم غمزدوں کا ساتھی ہو

(مبشّر احمد راجیکی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلیقِ آدم کے ادوار کا خاکہ

مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب شیخوپورہ

(۳)

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ نفسِ واحدہ کی مفروضہ تخلیق کس بنا پر ہے۔ اس کا جواب واضح ہے کہ سورۃ النساء کی پہلی آیت میں نفسِ واحدہ کے دوری ذکر میں نفسِ واحدہ سے جنوں کے جوڑے یعنی نر و مادہ وحشی انسانوں کے پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ پھر اس کے بعد ان نر و مادہ جنوں سے انسانی نر و مادات کی پیدائش کا ذکر ہے جیسا کہ فرمایا:-

وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّنِسَاءً۔ (النساء ع۱)

اس سے یقین غالب ہے کہ طبعی وراثتی اصول کے مطابق ان میں جن والی استعدادیں نفس واحدہ سے وراثتاً منتقل ہوئیں۔ جنوں اور انسانوں میں کھڑے ہو کر دو ٹانگوں پر چلنے اور پستانوں سے دودھ پلانے کا کام اور گفتگو کرنے کی صلاحیت نفس واحدہ سے ورثہ میں ملیں۔ لہٰذا نفس واحدہ ان صلاحیتوں کا مالک تھا اور نفس واحدہ تک یک صورتی تولید کا عمل حسب سابق جاری رہا۔ مگر اس دور میں نفسِ واحدہ سے تذکیر و تانیث کی تولید ہوئی۔ ماحول کے زیر اثر اس کے بدن پر بال تھے۔ نباتات اور گوشت اس کی خوراک تھی۔

سائنسی لحاظ سے اس دور میں خشکی کے جانور لنگور، بن مانس اور جنگلی درندے پیدا ہوئے۔ ان کا مادہ تخلیق رفتہ رفتہ تغیرات کی حالتوں سے گزر کر اس دور میں پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ گوریلا اسی دور کی یادگار ہے جو اسی دور میں انسانی نفس واحدہ کے پہلو بہ پہلو نسلِ حیوانی سے پیدا ہوا۔ دونوں میں ملی جلی شکل و شباہت پائی جاتی ہے۔ اس دور میں حیوانی تخلیق میں بچے اور پرندوں سے انڈے پیدا ہوئے۔ نباتات میں درختوں کی شاخیں پیدا ہوئیں۔

پنجم: لحم یعنی ہڈی پر گوشت مڑھ دیا گیا:-

اس طرح جسمانی بناوٹ خوبصورت ہوگئی اور انسان مکمل شکل میں آگیا جیسے درختوں میں پھل پھول پیدا کرنے کی طاقت ان کے کامل ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ قرآنی رُو سے یہ مرحلہ تخلیق جن یعنی وحشی انسان سے مناسبت رکھتا ہے وہ وحشی مخلوق انسانی صفات سے متصف نہ ہونے کے باعث پہاڑوں کی غاروں اور جنگلوں میں بسیرا کرتی تھی۔ وہ سمعی و بصری استعدادوں سے کام تو لینے لگ گئے تھے مگر دل و دماغ سے کام لینے اور عقلی غور و فکر سے معذور تھے۔ اس مرحلہ میں جن جوڑوں سے انسانی تذکیر و تانیث کا سلسلہ جاری ہوا اور نفس واحدہ کا وجود رفتہ رفتہ ختم ہوگیا۔ نفسِ واحدہ سے پیدا ہونے والے نر و مادہ جن وحشی انسانوں کی مانند زندگی بسر کرتے تھے۔ قدرتی نباتی پیداوار ان کی خوراک تھی۔ معاشرہ اور سوشل لائف کی روح ان میں اُجاگر نہ ہوتی تھی بلکہ ان میں وحشت اور بہیمیت پائی جاتی تھی۔ وہ اپنی زبان میں ضرور بولنے لگ گئے تھے۔ ہاتھوں کے اشاروں سے کام لیتے تھے اور گوشت کھانے کا رواج پختہ ہوگیا تھا۔ پھر رفتہ رفتہ وہ شعوری طور پر انسانیت کی طرف بڑھتے گئے اور ان میں انسانی صفات و عادات پیدا ہونے لگ گئیں۔ انسانی خصائل اُبھرنے لگے۔ یہ جنوں کا دور کہلاتا ہے۔ ممکن ہے اس دور میں تقاضائے فطرت اور ماحول کے زیر اثر بال بھی اُگ آئے ہوں۔ نفسِ واحدہ کی مانند وحشیانہ حالت میں ان کے ننگے بدن پر بالوں کا ہونا لازم تھا۔ تاکہ وہ سردی سے بچے رہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جنگلی زندگی میں پتھروں سے شکار کرنے اور درختوں کی شاخوں کے استعمال کا وقوف ان میں شروع ہوگیا۔ واللّٰہ اعلم بالصواب۔

سائنسی رو سے اس دور میں بندر اور بندر نما انسان پیدا ہوئے۔ گھوڑے اور وہیل مچھلی بھی اسی دور کی یادگار ہیں۔ درجہ حیوانات میں بچے بچھڑے بن گئے پرندوں میں چوزے اور نباتات میں درخت کا تنا مضبوط ہوگیا۔ بندر نما انسان قرآنی رو سے جن کی ہستی کا اثبات کرتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس دور میں حیوانی تخلیق انتہا کو پہنچ کر آخری مکمل صورت میں آگئی تھی۔ سائنسی تحقیق بھی اس سے آگے حیوانی تخلیق کے بارے میں خاموش ہے۔

ششم:-

خلق آخر یعنی روح کا نفوذ:-

روح کی پیدائش جسم انسانی کی تکمیل پر دلالت کرتی ہے جس میں سمعی و بصری و نطقی استعدادوں کے علاوہ عقلی غور و فکر کی صلاحیتیں نمودار ہو جاتی ہیں اور انسان ان سے عملی زندگی میں کام لینے لگ جاتا ہے۔ اس مرحلۂ تخلیق میں پتھروں سے شکار کرنا اس کا معمول ہوگیا تھا۔ اور زمانہ سے عقلی غور و فکر کی نشو و نما پا کر وہ ہتھیار بنانے لگ گیا اور ان سے کام لینا شروع کر دیا تھا۔ ممکن ہے اس نے پتھروں سے آگ پیدا کرنا سیکھ لیا ہو۔ اور بدن پر سردی سے بچنے کے لئے کھالوں کا استعمال شروع کر دیا ہو۔ جوں جوں عقلی غور و فکر میں ترقی ہوتی گئی۔ انسان معاشرتی زندگی اختیار کرتے کرتے مختلف شعبہ ہائے حیات میں ترقی کرتا چلا گیا۔ یہ نسلِ انسانی کی تخلیق کا آخری دور ہے۔ جو جاری و ساری ہے۔ سائنس بھی تسلیم کرتی ہے۔ کہ انسان کائنات کی آخری تخلیق ہے۔ دیگر تمام جنسوں کی تخلیق و تکمیل اس سے پہلے معرض وجود میں آچکی تھی۔ انسان سب سے آخر میں پیدا ہوا اور اسی روح کی معجزانہ صلاحیتوں کے صدقے وہ اپنے علم و فہم و ذکاء کے ذریعے جملہ کائنات پر بحیثیت نائب خدا حکومت کر رہا ہے اور مستفیض ہو رہا ہے۔

اس دور میں درخت پھلدار اور پھول دار ہوگئے۔ نباتات

محفلِ سوال و جواب

روزنامہ الفضل ربوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے جید علماء کرام کے تعاون سے سوالوں کے جوابات کا ایک مستقل سلسلہ شروع کر رہا ہے اس سلسلے میں بعض احباب نے سوالات بھیجے ہیں۔ اور مزید احباب بھی سوالات روانہ کر رہے ہیں چند دنوں میں یہ سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ احباب اپنے سوالات بھجواتے رہیں۔

سوالات سیاسی نہ ہوں۔ دلچسپ معلوماتی اور علمی سوالات بھجوائیں۔

(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پرندے مکمل جانور بن گئے۔

مشابہت اور مماثلت :-

غرضیکہ نظامِ تخلیق میں جملہ عوالم میں مشابہت اور مماثلت پائی جاتی ہے۔ نباتی، حیوانی اور انسانی غرض یہ کہ ساری تخلیقات اسی سلسلہ زنجیر سے بندھی ہوئی ہیں۔ درجات تخلیق میں مماثلت کے علاوہ حیوانات کے ایک گروہ کے اعضاء نے بتدریج تبدیلی کر کے دوسرے گروہ کے اعضاء کی شکل اختیار کر لی۔ جانوروں میں بازوؤں کی ساخت ایک ہی ہے۔ بازو پرندوں اور چمگادڑوں میں اُڑنے میں، گھوڑوں کو چلنے میں اور وصیل کو تیرنے میں مدد دیتی ہیں۔ مختلف اشکال کے باوجود ان جانوروں کے بازو بنیادی طور پر ایک جیسے ہیں۔ اسی طرح انسان بازوؤں اور ٹانگوں سے کام لیتا ہے۔

انواعِ تخلیق میں بنیادی ساخت ایک ہے جو سیلز پر مشتمل ہے سیلز پودوں حیوانوں اور انسانوں میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً مچھلی اور درخت شکل میں ایک دوسرے سے نہیں ملتے۔ مگر ہر دو کی بنیاد سیلز پر ہے جس سے ان دونوں میں اشتراک پایا جاتا ہے اسی طرح حیوانوں اور انسانوں کی بنیادی ساخت سیلز ہیں۔ حیوانوں اور انسانوں کی انگلیوں، بازوؤں، پٹھوں، ہاتھوں، ٹانگوں وغیرہ میں مشابہت پائی جاتی ہے۔

وراثت :-

وراثت کا اصول اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ آباؤ اجداد کی صفات اولاد میں نسل در نسل منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ جیسا باپ ویسا بیٹا مشہور کہاوت ہے۔ گندم سے گندم، گھوڑے سے گھوڑا اور انسان سے انسان۔ مگر یہ بھی کہا گیا ہے کہ جینز کی مخصوص ترکیب میں تبدیلی آجانے سے جاندار کی متعلقہ صفت میں تبدیلی آجاتی ہے اور ماحول کے زیر اثر جاندار اپنی نوع کے دوسرے جانداروں سے مختلف شکل والے بن جاتے ہیں۔

اسلامی تعلیم اس بارے میں یہ ہے کہ ہر نوع کا مادہ ابتداءً الگ ہونے کی وجہ سے ہر نوع تخلیق کے مناسب حال استعدادوں سے اپنی نوعی پرورش میں کار آمد رہا۔ مثلاً گھوڑے کا تخلیقی مادہ دوسرے حیوانوں کے تخلیقی مادے سے الگ تھا اور اس مادے کی ارضی استعدادوں میں گھوڑا پیدا کرنے کی اہلیت تھی۔ جس سے گھوڑے کے حشرات اس مٹی کی تخلیقی استعدادوں سے ترقی کرتے کرتے سابقہ منازل طے کر کے بالآخر مکمل گھوڑا پیدا کرنے کا باعث ہوئے۔ یہی حال دوسرے جانداروں کا ہے گویا ہر جنس اپنے ماحول کی پیداوار ہے اور اپنے آباؤ اجداد سے ملتی جلتی ہے۔

سائنسی تحقیق اس امر کی شہادت دے رہی ہے کہ قدرتی اسباب کی بناء پر وراثت میں ان کی جسمانی بناوٹ اور صفات میں تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے جس سے دوسری انواع نے جنم لیا۔ مثال کے طور پر یہ نظریہ قائم کیا گیا ہے کہ قدیم زمانہ میں خزندوں یعنی رینگنے والے جانوروں سے پرندوں کا ارتقاء ہوا۔ ثبوت یہ دیا گیا ہے کہ بعض جاندار ایسے ہیں جن میں خزندوں اور پرندوں کی صفات اور علامات پائی جاتی ہیں۔ ایسے جانداروں کو خزندوں اور پرندوں کو ساتھ ملانے والی کڑی کہا گیا ہے

غیر جنسی تخلیق :-

اس میں کوئی شک نہیں کہ خزندوں اور پرندوں کے مابین وہ تیسری کڑی وجود میں آگئی جو دونوں کی جسمانی بناوٹ کی ملتی جلتی علامات اپنے اندر رکھتی تھی۔ اور نوعی لحاظ سے بھی وہ مختلف ہے مگر اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ وہ جاندار کڑی خزندوں سے ہی پیدا ہوئی اور پھر اسی کڑی سے پرندے پیدا ہوئے۔ ایسے جینز معمولی تبدیلی کا نتیجہ بیان کیا جاتا ہے اور وہ نوع ضمنی نوع، مگر یہ نتیجہ محض مشاہداتی قیاس آرائی کی بناء پر قائم کیا گیا ہے۔ حقائق ثابتہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں معلوم ہوتا۔

البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ دستورِ فطرت کے مطابق اس نوع خزندوں سے پرندے پیدا ہوئے جو ابتداء سے ہی پرندوں کی تخلیق کے لئے مخصوص تھی۔ پھر وہ ماحول کے زیر اثر خزندوں سے ملتی جلتی مخلوق کے دور سے گذر کر پرندوں کی پیدائش کا باعث ہوئی۔ یعنی وہ خزندے تغیر و تبدل کے مراحل سے گذر کر بالآخر مخلوق مقدرہ کی شکل میں آگئے اور خزندوں کی اصل نوع اپنی اصل سے وابستہ رہی۔ سائنسی لحاظ سے اس بارے میں کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوتا۔ اس قسم کی مماثلت جملہ انواعِ تخلیق میں مشاہدے میں آچکی ہے۔

یہ بھی مشاہدے اور تجربے کی بات ہے کہ ہم نوع ہم جنس کے ملاپ سے کوئی ضمنی نوع عالم وجود میں آجاتی ہے۔ جیسے مختلف قسم کے آموں کی شاخوں کا پیوند سے نئی ضمنی نوع آم پیدا کر لی جاتی ہے۔ اگرچہ ایسی ہم جنس انواع میں صورت و شکل اور ذائقہ وغیرہ کی مشابہت ضرور پائی جاتی ہے۔ مگر وہ غیر جنسی نوع نہیں بن جاتی کہ وہ آم سے سنگترہ یا سیب بن جائے۔ ہم جنس انواع کو ملا کر نئی ضمنی نوع پیدا کر لینا اصول فطرت کے منافی ہے۔ اسی طرح کنوں کو سنگترے اور مالٹے کی ضمنی پیداوار کہا جاتا ہے۔

خچر کی پیدائش گدھے اور گھوڑی کے ملاپ سے ہوئی ہے گھوڑے اور گدھے کی جسمانی بناوٹ ایک جیسی ہے۔ ان کی عادات میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ لہٰذا جدید دوغلی مخلوق پیدا کر لی گئی۔ اس سے یہ حقیقت مبرہن ہوتی ہے کہ نوعی طور پر جسمانی بناوٹ اور عادات میں یکسانیت کی بناء پر ضمنی دوغلی تخلیق ہو سکتی ہے۔ جنگلی درندہ ماگھ کی پیدائش بھی شیرنی کے کسی اور درندے سے جنسی تعلق کی بناء پر ہونا روایت کی جاتی ہے ان کی جسمانی بناوٹ اور عادات میں بھی مشابہت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح مختلف رنگوں کی آمیزش سے نئے رنگ پیدا کر لئے گئے ہیں۔ مگر یہ سب انواع ابتدائی انواعِ تخلیق کہلانے کی بجائے ضمنی انواع مخلوقہ کہی جا سکتی ہیں۔ جو اشکال میں ہم جنس کے مشابہہ تو ہیں مگر نئی جنس نہیں۔ ایسی ہی ضمنی تخلیقات اناج سے پیدا کی گئی ہیں۔

عالم فطرت میں ممکن ہے جانداروں اور پودوں میں قدرتی طور پر کوئی ایسے احتمال وقوع میں آتے رہے ہوں آج کل سائنس دان اسی عمل کے ذریعہ جدید قسم کے جانور اور پودے پیدا کر کے افزائش نسل کا کام کر رہے ہیں۔ جس سے مخلوق الٰہی کی ضرورت مکتفی ہو رہی ہے۔ مگر یہ سب ضمنی تخلیقات ہیں جو اپنے اصل سے ملتی جلتی ہیں اور یہ کہنا مشکل ہے کہ مختلف النوع رینگنے والے جانوروں سے پرندے پیدا ہوئے۔ یا چرنے والے جانوروں سے درندے پیدا ہو گئے اور بندر سے انسان پیدا ہوا۔ کیونکہ ان انواع میں باہمی رشتہ، علامات و عادات مفقود ہے۔ یہ محض قیاس آرائی معلوم ہوتی ہے جو محض ازمنہ قدیم کے فاسلز کے مشاہدے پر مبنی ہے یا جانداروں کی قرابتی کڑیوں سے اخذ کر لی گئی ہے

قرابتی کڑیاں :-

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ تخلیقِ انواع مختلفہ میں یکساں مماثل عمل تخلیق کارفرما رہا ہے اور ان کے ہر دور تخلیق کی بناوٹ کسی نہ کسی طرح ایک دوسری سے مشابہہ ہے مثال کے طور پر دور اوّل میں سبزے کی پیدائش پانی سے ہوئی، درخت کی بیج سے، حیوانات اور انسانات کی نطفہ سے۔ ان میں پانی، بیج اور نطفہ ہر متعلقہ نوع میں مختلف صورتوں میں ایک ہی تخلیقی عمل کے کارکن ہیں۔ یہی حال دوسرے ادوار کا ہے جیسا کہ اوراق گذشتہ میں ذکر آچکا ہے۔

قرابتی کڑیوں کے لحاظ سے اصولِ ارتقاء کے تحت مختلف حیوانات کے اعضاء میں مماثلت پائی جاتی ہے جھینگا مچھلی اور وہیل کے موازنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے بازوؤں کی ہڈیاں یکساں ہیں۔ انسانی ڈھانچہ میں ریڑھ کی ہڈی کا آخری مہرہ دراصل دم کی ہڈی کا مہرہ ہے۔ بعض اوقات کسی بچہ کے دم نکل آتی ہے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریکِ دُعا

مکرم کیپٹن نثار احمد صاحب (ریٹائرڈ) لاہور چھاؤنی

خداتعالیٰ نے انسان کو جو مختلف قسم کے جذبات عطا فرمائے ہیں۔ اُن میں ایک جذبہ محبت بھی ہے۔ پھر انسان جو مختلف چیزوں سے مختلف رنگ میں اظہارِ محبت کرتا ہے۔ اگر پھول سے پیار ہے تو اُسے بار بار سونگھے گا۔ ماں بچے سے پیار کرے گی تو اُسے بار بار اپنے سینے سے بھینچے گی۔ بچہ ماں کے سینے پر سر رکھ کر سکون حاصل کرتا ہے۔ باپ کا بچے کے لئے خوبصورت کھلونے لا کر دینا اپنی محبت کے اظہار کا ایک طریق ہے۔ خاوند کا بیوی اور بیوی کا خاوند سے اظہارِ محبت اپنی جگہ ایک کہانی ہے۔

اکثر کہا جاتا ہے اور ہے بھی حقیقت کہ دنیا میں ماں کی مامتا اور ماں کے اپنے بچے سے پیار سے بڑھ کر کوئی محبت نہیں۔ لیکن یہ نظریہ ایک دنیا دار انسان کا ہے۔ خدا کے نیک بندوں کا نظریہ مختلف ہے۔ ماں کی محبت یقیناً سب محبتوں پر حاوی ہے لیکن دنیا میں بعض ایسے وجود بھی ہیں جن کے لئے ماں کی محبت بھی قربان کی جاسکتی ہے اور وہ نبی اور آپ کے خلفاء کا وجود ہے ہم نے افرادِ جماعت احمدیہ نے ۱۴۰۰ سال بعد پھر یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ ماں کی محبت ان پیارے وجودوں کے مقابل کوئی وقعت نہیں رکھتی۔

لیکن جب ہم غور کرتے ہیں کہ ایک ایسا وجود ہے جس سے ہمارا کوئی دنیاوی رشتہ نہیں کسی صورت میں بھی ہمارا اس سے تعلق قائم نہیں ہوتا ہم اس کے ایک اشارے پر ماں باپ، جان و مال اور عزت قربان کرنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن اس کے بالمقابل جس نے ہمیں نو ماہ اپنے پیٹ میں اٹھایا۔ جس نے دو اڑھائی سال اپنے سینے سے لگا کر ہمیں خوراک مہیا کی۔ جو ہماری ذرا سی تکلیف پر ماہیٔ بے آب کی طرح تڑپ اٹھتی تھی۔ ہم اس سے ان پیارے وجودوں کے مقابلہ میں اتنی محبت کیوں نہیں کرتے تو ہمارے ذہن اور زبان بے ساختہ پکار اُٹھتی ہے کہ ماں کی محبت ایک فانی محبت ہے وہ بھی کسی وقت اپنی اولاد سے بے رُخی کر سکتی ہے۔ لیکن رسولؐ یا اُن کے خلفاء کی محبت جس کے ذریعے ہم خدا تعالیٰ (جس نے ہمیں پیدا کیا۔ جو ہمارا رازق ہے۔ جو ہماری آہ و پکار کو سن کر اس کا تسلی بخش جواب دیتا ہے۔ جو ہمیں آئندہ کی خوش کن گھڑیوں کی قبل از وقت اطلاع دیتا ہے۔ جب ہمیں اس کے پیاروں کی محبت کی پاداش میں اذیتیں دی جاتی ہیں تو وہ درمیان میں آجاتا ہے۔ جب خونخوار اور درندہ صفت انسان حملہ کرتا ہے تو اس کے فرشتے ہماری مدد کو آجاتے ہیں) کی محبت کو پاتے ہیں اور پھر ان کی محبت لافانی ولازوال ہے۔ ہر انسان کی آرزو ہوتی ہے کہ وہ ایسی چیز حاصل کرے جو نہ مٹنے والی۔ نہ فنا ہونے والی اور لازوال ہو۔ کیا آج ۱۴۰۰ سال بعد پیارے حضرت رحمۃ للعالمین۔ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی شیریں نام لیا جاتا ہے تو ہم ایک لمحہ بھی تامل کئے بغیر درود نہیں بھیجتے۔ کیا حضرت ابوبکرؓ۔ حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ اور صحابہ کرامؓ کے نام لینے پر ہم رضی اللہ عنہ نہیں کہتے۔

یہ محبت بھی یکطرفہ محبت نہیں۔ اُن پیارے وجودوں کو اپنے ماننے والوں۔ اپنے خادموں سے بھی بے انتہا محبت تھی۔ جو ساری ساری رات ہمارے لئے دعائیں کرتے رہتے۔ ہماری پریشانیوں۔ ہمیں پہنچائی جانے والی اذیتوں کا سُن کر وہ ساری رات سو نہ سکے۔ جنہوں نے اپنی جبینوں کو اُس وقت تک نہیں اُٹھایا جب تک ہمارے لئے اپنے خدا سے بات منوا نہ لی۔ تبھی تو کہنے والوں نے کہا۔

"ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے
بائیں بھی لڑیں گے۔ آگے بھی
لڑیں گے اور پیچھے بھی لڑیں
گے۔ دشمن اس وقت تک
آپ تک نہیں پہنچ سکتا
جب تک ہماری لاشوں پر سے
نہ گزرے"!

اور پھر عملاً ثابت کر دکھایا۔ تبھی تو اپنے آقاؐ کے بلاوے پر جہاں بیٹھے وہیں سے اُٹھ بے تابانہ اُس کی طرف چل دیئے۔ حکم ہوا پہاڑوں کو پھلانگ جاؤ تو وہ پھلانگ گئے۔ سمندروں کو عبور کرنے کے حکم پر وہ خودوں سے بے نیاز کود گئے۔ بیوی اور بچوں کو چھوڑنے۔ بیمار اور لاغر ماں باپ کو چھوڑنے کا حکم ہوا تو اُن کی محبت سے بے نیاز ہو کر دیارِ غیر کی طرف چل دیئے۔

اے شمعِ احمدیت کے پروانو!

یہی محبت آج بھی تقاضہ کر رہی ہے کہ ہماری جان سے بھی پیارا وجود جس کی محبت کے مقابلہ میں سب محبتیں ہیچ ہیں اس کے لئے دعائیں کریں جبکہ وہ بیرون ملک ایک اہم مشن پر ہے۔ جس مشن اور دورے کی غرض و غایت آپ نے یہ فرمائی:-

"میرا ارادہ اس سال دورہ پر بیرون پاکستان جانے کا ہے۔ دعا کریں کہ یہ دورہ اس معنی میں کامیاب ہو کہ ...
...... جو از سرِ نو بتایا گیا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ ہر قسم کی بھلائی۔ خیر اور خوشحالی کا سامان قرآن کریم میں ہے اس سے حاصل کرنا چاہیئے۔ سو ہم باہر جائیں تو دنیا کو باور کرانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اور کم از کم ایک حصہ کو تو یہ تحریک ہو جائے کہ اِدھر اُدھر کی کششوں اور تدبیروں کی بجائے وہ قرآن کریم کی طرف رجوع کریں"

(الفضل، ۷ جون ۱۹۸۰ء)

موجودہ بیماری کی وجہ سے نہایت ہی کمزور (جس بیماری میں انسان دنیا کے تمام دھندے چھوڑ کر جسم کو آرام دینے کیلئے ایسی جگہ تلاش کرتا ہے جہاں مکمل سکون حاصل ہو) لیکن اشاعتِ قرآن کی تڑپ اور اس کی محبت کی تپش نے جسم میں ایک ایسی حرکت پیدا کی ہے کہ باوجود ناتوانی کے ہزاروں میل کا سفر اختیار کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنے۔ دینِ خاتم النبیینؐ کی سربلندی کے لئے۔ لوگوں کے دلوں میں قرآن پاک کی حکومت قائم کرنے کے لئے۔ مختصر یہ کہ اس دورے میں اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے۔ عملی طور پر یہ ایک بہت ہی بڑا کام ہے۔ صدیوں کے بگڑے ہوئے انسانوں کو راہِ راست پر لانا۔ غلاظت بھرے ذہنوں کو معطر کرنا۔ روحانی طور پر مُردہ چیزوں کو خدا تعالیٰ کے نور سے جلا بخشنا۔ اندھوں کو محض خدا تعالیٰ کے فضل سے روحانی بینائی عطا کرنی بہت بڑا کام ہے جو بظاہر ایک ناتواں جسم کے لئے ناممکن نظر آتا ہے۔ مگر یہ ہو کر رہے گا۔ خدا تعالیٰ کی مشیت یہی ہے۔

میرے بھائیو اس مبارک کام میں ہمارا حصہ بھی ہونا چاہیئے۔ ایسا حصہ جس سے ہم اس پیارے امام کا ہاتھ بٹا سکیں۔ وہ حصہ دُعا ہے اور فقط دُعا۔ تو آئیں ہم نہایت عاجزی کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ بیٹھے ہوئے اور سر بسجود ہو کر اپنے پیارے خدا کو پکاریں۔ اس کے در پہ دستک دیکر کہیں اس سے بھیک مانگیں کہ "اے خدا ہمارے پیارے امام نے جسمانی کمزوری اور ناتوانی کے باوجود ایک لمبے سفر پر تیرے دین کی عظمت قائم کرنے کیلئے ہزاروں میل کا سفر اختیار کیا ہے۔ تو ہی اس کو ہمت، طاقت اور عزم بخشیو۔ سفر و حضر میں تو ہی اسکا حافظ و ناصر ہونا۔ ہم تیرے کمزور بندے یہ بھی دُعا کرتے ہیں کہ ناگہانی مشکلات اور دکھوں سے محض اپنے فضل سے بچانا۔ یہ بھی ہماری التجا ہے کہ اس دورہ کو نہایت ہی کامیاب کرنا تا تیری وحدانیت پر حق الیقین پیدا ہو۔ تیرے پیارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین جانے۔ دینِ اسلام کو سربلندی حاصل ہو۔ دنیا قرآن کو سمجھنے لگے اور اس کے علوم پر گہری نظر رکھے تا تمام رازِ سربستہ اُن پر کھلیں۔ اے خدا ہماری ان عاجزانہ دعاؤں کو قبولیت بھی بخشنا۔ آمین۔

آخر میں ہم اپنے پیارے امام کے الفاظ میں تجھ سے بھیک مانگتے ہیں کہ

"اے ہمارے ربّ تو نے اسلام کے آخری غلبہ کی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دُنیا کے ہر دل میں پیدا ہو جانے کی اور توحیدِ حقیقی کا جھنڈا ہر گھر میں لہرانے کی جو بشارتیں دی ہیں۔ اے ہمارے پیارے ربِّ کریم! تُو اپنے فضل سے ایسے سامان پیدا کر کہ یہ بشارتیں ہماری زندگیوں ہی میں پوری ہو جائیں۔ تاکہ جب ہم اس دنیا سے رخصت ہوں تو ہمارے دل اس خوشی سے معمور ہوں کہ جو فرض ہمارے کمزور کندھوں پہ عائد کیا گیا تھا اس کو ہم نے تیری ہی توفیق سے اے ہمارے مولا اور تیری ہی رضا کے مطابق کیا ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۷۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ ماریشس کی سرگرمیاں

ماہ جون ۱۹۸۰ء کی رپورٹ کارگزاری

ککنگ کلاس:- ۱۴ر جون بروز ہفتہ مسز حسین بخش نے مسجد دارالسلام میں ککنگ کلاس کا انتظام کیا لجنہ اور ناصرات کی ممبرات نے اس میں دلچسپی سے حصہ لیا۔

نصرت ٹیکنیکل سکول کا اجراء:- ۲۰ر جون ۱۹۸۰ء کو ماریشس میں برطانوی ہائی کمشنر کی بیگم مسز شائلہ وارڈ (MRS SHAILA WORD) نے نصرت ٹیکنیکل سکول کا افتتاح کیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی سے ہوا۔ بعد ازاں مسز جنگیر خان نے سپاسنامہ پیش کیا۔ مکرم مولوی صدیق احمد صاحب منور انچارج مشنری کا پیغام مسز حسین بخش صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مسز وارڈ نے خطاب فرمایا۔ ۲۰۰ مستورات نے شرکت کی۔ سکول ہفتہ میں دو دن کھلتا ہے۔ مشین اور ہاتھ کی کڑھائی اور سلائی سکھائی جاتی ہے۔

تبلیغی سرگرمیاں:- یوم تبلیغ کے موقع پر فونیکس کی ممبرات غیر از جماعت بہنوں سے بھی رابطہ قائم کرتی ہیں۔ مسز حسین بخش نے سکول کے اساتذہ کو قرآن کریم کی بنیادی تعلیمات سے آگاہ کیا۔

ابتدائی طبی امداد:- پندرہ دن کے بعد مسجد دارالسلام میں ابتدائی طبی امداد سکھائی جاتی ہے۔

تعلیمی سرگرمیاں:- لجنہ کی ہر شاخ میں ممبرات کو ناظرہ قرآن کریم نظم پڑھنا اور احادیث سکھائی جاتی ہیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ سکھایا گیا۔ ہر بدھ کو مسجد دارالسلام اور ہر ہفتہ کو مسجد نصرت میں اردو اور تعلیم القرآن کلاس لگائی جاتی ہے۔ جس میں ممبرات کو قرآن کریم اور اردو پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔

خدمت خلق:- لجنہ کی ممبرات نے ہسپتال میں ایک احمدی بیمار کی عیادت کی۔ لجنہ سینٹ پیرییر کی آمنہ بگو مولا نے مستحق لوگوں میں کپڑے تقسیم کئے۔ لجنہ فونیکس کی ممبرات نے ۵۰ روپے ضرورت مندوں کو تقسیم کئے

ناصرات:- لجنہ کی ہر شاخ میں ہفتہ کو ناصرات کی کلاس منعقد ہوتی ہے۔ ناصرات روز ہل (ROSE HILL) کے تین معیار ہیں۔ ناصرات فونیکس کے دو معیار: ناصرات قرآن کریم پڑھنا سیکھتی ہیں۔ تقاریر کی مشق کروائی جاتی ہے۔ تمام ناصرات نے سورت فاتحہ اور البقرہ کا پہلا رکوع مع ترجمہ حفظ کر لیا ہے۔ سینٹ پیرییر کی ناصرات کے اس ماہ چار اجلاس ہوئے MISS Z. ZEEDALLY نے ناصرات کی NEEDLWORK کلاس لگوائی

نرسری سکول کھولنے کا پروگرام بھی زیر غور ہے۔

(مرسلہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چھتیسواں سالانہ اجتماع مورخہ ۷، ۸، ۹ نومبر ۱۹۸۰ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ خدام ابھی سے بھرپور تیاری شروع کر دیں۔ قائدین کرام مجلس شوریٰ کے لئے تجاویز جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔ مرکز میں تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ر ستمبر ہے مرکز میں شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ر ستمبر ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لجنات متوجہ ہوں

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے دوسرے دن ۸ر نومبر پانچویں اجلاس میں بوقت شب ۷.۴۵ تا ۱۰.۰۰ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی شوریٰ منعقد ہوگی۔ اس میں صرف نمائندگان شامل ہوں گی۔ تجاویز ۳۰ ستمبر تک بھجوا دیں تاکہ ایجنڈا شائع کیا جا سکے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

خدام کے مطالعہ کے لئے ماہ اگست ۱۹۸۰ء میں یہ کتاب "جماعت سے خطاب" مقرر ہے اور ماہ ستمبر ۱۹۸۰ء "توضیح مرام" مقرر ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضرورت کتب

"ہمیں اپنے جاپان مشن کے لئے کتب ...... "روحانی خزائن" جلد ۶ تا ۹ اور ملفوظات جلد ۱، ۲ کی ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس ہوں اور وہ جاپان مشن کے لئے تحفۃً یا قیمتاً دینے پر آمادہ ہوں تو مطلع فرمائیں"

(وکالت تبشیر تحریک جدید)

انسپکٹران مال کی ضرورت

دفاتر تحریک جدید میں انسپکٹران مال کی چند آسامیاں خالی ہیں۔ امیدواران ۴ر ستمبر ۱۹۸۰ء تک اپنی درخواستیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچا دیں۔ امیدوار کی تعلیم کم از کم میٹرک پاس اور عمر پچاس سال سے کم اور صحت اچھی ہو۔

دینی معلومات تسلی بخش ہوں۔ تقریر کا ملکہ اور حساب سے دلچسپی ہو۔ درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق سے آنی چاہیئے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

برادرم عبد الشکور صاحب اسلم ایم۔ اے ایڈیشنل سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ کراچی کی بڑی بچی نے نویں کلاس کے امتحان میں ۷۱۰ نمبر حاصل کرکے اپنے سکول میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔

نیز اسلامیات میں ۸۴٪ مارکس لے کر امتیاز حاصل کیا ہے۔

الحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی یہ کامیابی مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

(سید عبد السلام کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوئی ضلع کوٹلی (آزاد کشمیر) میں پہلی سالانہ تربیتی کلاس

۲۵ ؍ جولائی تا ۸ ؍ اگست ۱۹۸۰ء مجلس خدام الاحمدیہ گوئی میں سالانہ تربیتی کلاس کا اجراء ہوا۔ کلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم عبد الرحمان صاحب قائد ضلع نے کیا۔ اس کلاس میں روزانہ پہلا پارہ نصف اوّل باترجمہ ابتدائی سترہ آیات زبانی۔ نماز سادہ اور باترجمہ، منتخب احادیث اور دعائیں۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی کی دعائیں۔ عام دینی معلومات۔ اختلافی مسائل کے بارے میں قرآن اور احادیث سے دلائل کا درس جاری رہا۔ مطالعہ کے لئے کتب (۱) احمدی اور غیر احمدی میں فرق" (۲) فتح اسلام" (۳) جماعت سے خطاب" مقرر کی گئیں۔ روزانہ تمام خدام و اطفال اذان، تلاوت، نظم اور تقریر میں مشق بھی کرتے رہے۔ اس کلاس میں ۲۵ خدام نے شرکت کی جب کہ آخری دن حاضری ۴۳ تھی۔

اسی طرح ۲۵ ؍ جولائی تا ۸ ؍ اگست اطفال الاحمدیہ گوئی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر کی بھی تربیتی کلاس سارا سال جاری رہی جس میں ۴۵ اطفال نے شرکت کی اس کلاس میں اطفال کو مسائل نماز، تدریس قرآن کریم سادہ و باترجمہ منتخب دعائیں اور بعض احادیث یاد کروائی گئیں۔ اور مرکزی امتحان ستارۂ اطفال کی تیاری کروائی گئی۔ نیز سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات اور درثمین اور کلام محمود کی چند نظمیں اطفال کو زبانی یاد کروائی گئیں۔

اطفال اور خدام کی ان ہر دو کلاسوں میں روزانہ اذان، تلاوت قرآن کریم اور تقاریر کی مشق بھی کروائی جاتی رہی اور کچھ وقت کے لئے روزانہ مشترکہ وقار عمل بھی ہوتا رہا۔ آخری روز اذان، نظم، تلاوت قرآن کریم اور تقاریر کے مقابلے ہوئے۔ ان ہر دو کلاسوں کی نگرانی و تدریس مکرم عبد الرحمان صاحب قائد ضلع کوٹلی، مکرم مولوی اللہ دتہ صاحب معلم وقف جدید قائد صاحب مقامی۔ ناظم صاحب امور طلباء سرانجام دیتے رہے۔

(ناظم اشاعت قیادت ضلع کوٹلی آزاد کشمیر)

وسّع مکانک

اس ارشاد خداوندی کے تحت مرکز سلسلہ میں جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانوں کے قیام کے لئے مہمان خانہ زیر تعمیر ہے۔ اخراجات تعمیر کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ وہ جماعتیں جن کے ذمہ مہمان خانہ کی تعمیر کے لئے رقوم لگائی جا چکی ہیں بالخصوص اور احباب جماعت سے بالعموم درخواست ہے کہ براہِ مہربانی اس سلسلہ میں اپنے عطایا جلد بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(ناظر ضیافت)

ولادت

۲۹ ؍ جولائی کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔

احباب کرام نومولود کی درازیٔ عمر، صحت اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد سلیم کارکن جامعہ احمدیہ)

دعائے مغفرت

میرا عزیز فرزند شیخ رفیق احمد۔ کریم نگر فیصل آباد جو ۲۵ ؍ جولائی ۱۹۸۰ء کو معہ اہلیہ کوئٹہ میں ماہِ صیام گزارنے کے لئے گیا تھا۔ ۹ ؍ اگست ۱۹۸۰ء کو سحری کھانے اور نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد جب کہ وہ آرام کرنے کے لئے لیٹا ہوا تھا۔ اچانک سوا سات بجے حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے وفات پا گیا۔

انّا للہ و انّا الیہ راجعون

میت بذریعہ ریل گاڑی کوئٹہ سے دوسرے دن ۱۰ ؍ اگست کو سوا دو بجے دوپہر لاہور پہنچی اور اسی وقت تابوت لے کر عزیزان ربوہ روانہ ہو گئے۔

بعد از نماز مغرب احاطہ مسجد مبارک میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور پھر بوجہ موصی ہونے کے مقبرہ بہشتی میں سپردِ خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر حکیم شیخ محمد اسماعیل صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اس کی جوان سال اہلیہ، ضعیف والدہ اور برادران اور دیگر اعزہ و اقارب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ محمد بشیر آزاد انبالوی منڈی ربوہ)

(۲) میری والدہ صاحبہ اہلیہ مکرم میاں عبد اللطیف صاحب شاہکوٹی بلڈ پریشر اور شوگر کے عارضہ سے ۱۴/۸/۸۰ کو اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اپنے قرب میں بلند جگہ دے۔ آمین

(عبد الوحید چک ۶۱ ر۔ب بدیانوالہ ضلع فیصل آباد نزد شاہکوٹ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے ایک بہت پیارے عزیز مکرم چوہدری محمد عظیم خان صاحب مغربی جرمنی میں سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ اور پردیس میں خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(محمد الطاف صدیقی سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر)

(۲) خاکسار کا جملہ خاندان بعض ناگزیر حالات کی وجہ سے بہت پریشان ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ پریشانیاں دور فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

(چوہدری غلام رسول چیمہ چک ۱۴۱ مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر)

(۳) میرے کافی دیر سے کاروباری حالات ٹھیک نہیں ہو رہے۔ اور بہت نقصان ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری یہ آزمائش ختم فرمائے اور انجام بخیر کرے۔

(مرزا عبد الحمید ۲۵/۱۱ تھاس آباد میرپور خاص سندھ)

(۴) جماعت احمدیہ گوجرخان کے نہایت مخلص احمدی مکرم خواجہ عبد الواحد صاحب بلڈ پریشر کی تکلیف سے ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ جماعت کے لئے غیر معمولی قربانیاں پیش کرنے کی وجہ سے احباب جماعت کی دردمندانہ خصوصی دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں خاص فضل و احسان سے شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(دین محمد شاہد۔ ایم۔ اے مربی سلسلہ احمدیہ مقیم واہ کینٹ)

(۵) میرے والد محترم کو شدید درد گردہ ہے اور ملتان ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ نیز میرے نانا جان کو بھی بواسیر کی شدید تکلیف ہے۔ احباب کرام درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو جو ہر صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور ان کا بابرکت سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین اللھم آمین۔ (مظفر احمد ابن نصیر الدین صاحب مکان نمبر ۵/۱۴ دار الرحمت غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

کامیابی کے لئے دعاؤں اور عبادت کا پروگرام

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے
بارگاہِ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کُشا کے سامنے
(درثمین)

ہمیں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ اس عظیم منصوبہ کی کامیابی کے لئے ہم اپنے بے انتہا کرم کرنے والے اور بار بار رحم کرنے والے مولا کریم کے حضور سر بسجود رہیں اور اس پروگرام پر عمل جاری رکھیں۔

۱۔ جماعت احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھا کریں۔ جس کے لئے ہر قصبہ شہر یا محلہ میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جایا کرے۔

۲۔ دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے تک یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

۳۔ کم از کم سات بار روزانہ سورۃ فاتحہ کی دعا غور و تدبر کے ساتھ پڑھی جائے۔

۴۔ درود شریف اور تسبیح و تحمید (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ نیز استغفار کا ورد روزانہ ۳۳۔۳۳ بار کیا جائے۔

۵۔ مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

۱۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ۔

۲۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ

۶۔ ان کے علاوہ اپنی زبان میں بھی بکثرت دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ تا اللہ تعالیٰ ہماری حقیر قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور صد سالہ احمدیہ جوبلی کے عظیم منصوبے کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ اے اللہ تو ایسا ہی کر۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

عید الفطر کی تقریب

—بقیہ صفحہ اول—

ایک لڑی میں پرو دیا۔

عید کی نماز کے بعد تمام احباب نے عالم اسلام کے اتحاد اور کامیابی و سرفرازی کے لئے دعائیں کیں۔ اور ایک دوسرے کو گلے مل مل کر عید کی مبارکبادیں دیں۔

عید کا دوسرا بڑا اجتماع سویڈن کے دوسرے بڑے شہر مالمو میں ہوا جو کہ گوٹن برگ سے ۳۰۰ کلومیٹر دور ہے وہاں احمدی احباب نے ایک دوست کے گھر جمع ہو کر نماز عید ادا کی۔ مکرم عبدالروف خان صاحب نے عید پڑھائی اور خطبہ دیا۔

عید ملن پارٹی { مسجد ناصر میں حسب سابق امسال بھی

عید الفطر کے بعد مسجد کے ایک ہال میں مردوں کے لئے اور دوسرے ہال میں عورتوں کے لئے پردہ کے تحت دعوت عید کا انتظام کیا گیا۔ تقریباً تمام احمدی احباب اپنے اپنے گھروں سے کھانے کی مختلف اشیاء پکا کر لائے تھے۔ ہمارے غیر ملکی بھائیوں کے لئے ان میں سے بعض چیزیں مرچ مصالحوں کی وجہ سے کھانی مشکل تھیں۔ تاہم پھر بھی انہوں نے اس سے لطف اٹھایا۔

مکرم حامد کریم صاحب محمود نے رپورٹ کے آخر میں احباب سے درخواست کی ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی عید کا دن جلد دکھلائے جبکہ اسلام کا جھنڈا ساری دنیا پر لہرائے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب اسلام کا دور دورہ ہو آمین۔

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو

مغربی افریقہ کے سکولوں کو تجربہ کار سائنس ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ B.ed یا M.ed امیدوار کو ترجیح دی جاتی ہے خواہشمند احباب اپنی درخواست کے ہمراہ اپنی اسناد کی فوٹوسٹیٹ اور امیر مقامی کی تصدیق کے ساتھ جلد بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

درخواست دعا

مکرمہ مسعودہ صاحبہ اہلیہ مشتاق احمد صاحب چیمہ سرگودہا ہسپتال میں مبلغ ۵۰ روپے چندہ برائے نادار مریضان جمع کرواتے ہوئے لکھتی ہیں۔ میرا بیٹا سہیل کا اپریشن پی۔اے۔ایف ہسپتال سرگودہا میں ہو رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر
فضل عمر ہسپتال ربوہ

مطالعہ کتب

خدام کے مطالعہ کے لئے ماہ اگست میں "جماعت سے خطاب" مقرر ہے۔ اور ماہ ستمبر کے لئے "توضیح مرام" حل شدہ پرچے مجالس مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد بھجوائیں۔

(لئیق احمد طاہر مہتمم تعلیم)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

موہکے مت کاٹیئے۔
پھر اُگ آئیں گے۔
وارٹس کیور (WARTS CURE)
سے خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں اور پھر نہیں اُگتے۔ قیمت دوسری کیورز کی طرح ۱۵ روپے فی کورس
لٹریچر مفت طلب کریں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ماٹی ٹریڈنگ کمپنی
چوک اقصیٰ کالج روڈ ربوہ
اعلیٰ معیار کی مصنوعات نہایت مناسب قیمت پر ہم سے حاصل کریں۔ مثلاً ٹی وی ویڈیو مع کیسٹ۔ سٹیل الماریاں و فرنیچر۔ فرشی دریاں۔ کوکنگ رینج۔ واٹر ہیٹر۔ گیس روم ہیٹر۔ چولہے۔ بچوں کے لئے سائیکل۔ واکرز۔ کرسی مع میز وغیرہ
اپنے کرم فرماؤں کی اطلاع کے لئے پاکستان کی مایہ ناز "صوبی واشنگ مشین" اب کمپنی ریٹ پر ہمارے ہاں دستیاب ہے۔ نیز فریج کلوینیٹر ۱۸ مکعب فٹ۔ شارپ واشنگ مشین۔ ٹڈیاکس کوکنگ رینج بھی موجود ہے۔
اس کے علاوہ ہر قسم کا گھریلو استعمال کا سامان بھی آرڈر پر مہیا کیا جاتا ہے۔

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
(حکیم نظام جان مرحوم والا)
گوجرانوالہ ربوہ
چوک گھنٹہ گھر ○ بالمقابل ایوان محمود

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴